سوال

(400) بے وضوء امام کی اقتداء میں پڑھی گئی نماز کا اعادہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ''امام نے بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کو بھی امام کی طرح نئے سرے سے نماز پڑھنا ہوگی۔'' (فتاویٰ اہلحدیث)

ابن باز رحمہ اللہ وغیرہ ایسے موقعے پر مقتدی کی نماز کو صحیح کہتے ہیں۔ درست مسئلہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا موقف راجح ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

'يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ' صحيح البخاري، بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ، رقم: ٦٩٤

''وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے۔ اگر وہ درستگی کو پہنچے تو تمہاری نماز کا ثواب تمہارے لئے ہے (اور ائمہ کا ثواب ان کے لئے ہے) اور اگر انہوں نے غلطی کی تو تمہاری نماز کا ثواب تمہارے لئے ہے اور ان کی غلطی کا مداوا ان کے ذمہ ہے۔''

امام بخاری نے اس پر یہ عنوان قائم کیا ہے: 'بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ.' ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس آدمی کی تردید ہے جو یہ کہتا ہے کہ امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوجاتی ہے۔''

اور ''شرح السنۃ'' میں امام بغوی فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی امام بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھا دے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے اور امام کو نماز لوٹانی پڑے گی۔ فتح الباری: ۱۸۸/۳

اور مؤطا میں باب إعادة الجنب الصلاۃ میں بسندِ صحیح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح بیان ہوا ہے۔ اور سنن بیہقی: (۴۰۰/۲) میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمانؓ اور مصنف عبدالرزاق (۳۶۵۰) میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی بیان ہوا ہے۔ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے جو موقف اختیار کیا ہے، وہ حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۳۶۶۱)، دارقطنی (۱۳۹/۱) میں حضرت علیؓ سے اس طرح مروی ہے، لیکن اس اثر میں راوی عمرو بن خالد واسطی متروک الحدیث ہے۔ امام احمد نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے۔ اس نے اس روایت کو عنعنہ سے بیان کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ موصوفین مرحومین دونوں میرے عظیم اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بالخصوص محدث روپڑی رحمہ اللہ سے ابتدائی مراحل سے لے کر سالہا سال تک استفادہ کا موقعہ میسر رہا ہے۔ (رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ) قارئین کرام ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :360

محدث فتویٰ